بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیدر آباد کا رہائشی پورا ہفتہ کراچی کام کرتا ہو، تو وہاں قصر پڑھے گا یا پوری؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں حیدر آباد کا رہائشی ہوں، اور کراچی میں کام کرتا ہوں، اور ہر ہفتے کراچی سے واپس اپنے گھر حیدر آباد آتا ہوں، تو ایسی صورت میں کراچی میں نماز قصر پڑھوں گا یا پوری؟ اور جو نماز قضا ہو، اس کو پورا پڑھوں یا قصر؟ نیز کہاں سے قصر شروع کرنی ہے؟ رہنمائی کریں۔

جواب

حیدر آباد سے کراچی کی مسافت شرعی مسافت ہے، لہذا اگر آپ پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے کراچی جاتے ہیں (جیسے سوال میں ہے کہ ہر ہفتے کراچی سے حیدر آباد آجاتے ہیں) تو کراچی میں قصر نماز پڑھیں گے، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے جاتے ہیں، تو کراچی میں پوری نماز پڑھیں گے، لیکن راستے میں بہر صورت قصر ہی کرنا ہوگی۔ نیز خدا نخواستہ اگر کوئی نماز قضا ہوگئی، تو وہ جس حالت میں قضا ہوئی، اسی کے مطابق پڑھیں گے، یعنی اگر اس حالت میں قضا ہوئی کہ قصر پڑھتے تھے (یعنی حالت مسافرت تھی)، تو اب اس کی قضا میں بھی قصر ہی کریں گے، اور اگر اس حالت میں قضا ہوئی کہ پوری پڑھتے تھے (حالت اقامت تھی)، تو اب اس کی قضا میں بھی پوری ہی پڑھیں گے۔

نمازوں کو قصر کب سے پڑھا جائے گا، اس حوالے سے حکم یہ ہے کہ آدمی جب تک اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نہیں نکلتا، اس وقت تک اس کا سفر ہی شروع نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ آدمی اپنے گھر سے شہر کی آخری حد تک جو فاصلہ ہے، اس دوران وہ نماز قصر نہیں کر سکتا، اگرچہ سینکڑوں کلومیٹر دور جانے کا ارادہ ہو۔ یونہی جس شہر یا بستی میں جانا ہوتا ہے، اس کی آبادی جہاں سے شروع ہوتی ہے، اعتبار اسی جگہ کا کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص سینکڑوں کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہر میں سفر کرتے ہوئے آیا، اور یہاں اس کی 15 دن سے زیادہ رہنے کی نیت ہے، تو اس شہر کی آبادی میں داخل ہوتے ہی قصر نماز کا حکم ختم ہو جائے گا، اور اسے پوری نماز پڑھنی ہوگی، اگرچہ وہ شہر کے اندر اس گھر میں نہ پہنچا ہو، جس میں اس نے قیام کرنا تھا۔ یہی مسئلہ اس وقت بھی ہوتا ہے، کہ جب آدمی سفر سے واپس اپنے شہر آتا ہے، تو شہر کی آبادی میں داخل ہوتے ہی قصر کا حکم ختم ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر نہ پہنچا ہو۔ ان مسائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سفر میں جو فاصلہ لیا جاتا ہے، یہ دو مختلف شہروں یا بستیوں کی حدود کا درمیانی فاصلہ ہوتا ہے، اور ان مسائل میں پورا شہر یا پورا گاؤں، اگرچہ کتنا ہی بڑا ہو وہ ایک ہی جگہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: "أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة أربعا، وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين "ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں، اور ذو الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ (بخاری، کتاب الحج، صفحہ 286، حدیث 1547، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كان مصرا واحدا أو قرية واحدة صار مقيما؛ لأنهما متحدان حكما، ألا يرى أنه لو خرج إليه مسافرا لم يقصر "ترجمہ: مسافر نے دو جگہوں پر 15 دن ٹھہرنے کے نیت کی، تو اگر وہ ایک ہی شہر یا ایک ہی گاؤں کی دو جگہیں ہیں، تو یہ شخص مقیم ہو جائے گا، کیونکہ یہ دونوں جگہیں حکماً ایک ہی ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے ہوئے جائے تو وہ قصر نہیں کرتا۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 270، مطبوعہ: کوئٹہ)

تحفۃ الفقہاء میں ہے "فنقول هو أن ينوي مدة السفر ويخرج من عمران المصر فما لم يوجد هذان الشرطان لا يثبت في حقه أحكام السفر ورخصة المسافرين "ترجمہ: پس ہم کہتے ہیں کہ وہ مدتِ سفر کی نیت کرے، اور شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے، لہذا جب تک یہ دو شرائط نہیں پائی جائیں گی، اس کے حق میں احکامِ سفر اور مسافرین والی رخصت ثابت نہیں ہوگی۔ (تحفۃ الفقہاء، جلد 1، صفحہ 147، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ہدایہ میں ہے "(وإذا فارق المسافر بيوت المصر صلى ركعتين)؛ لأن الإقامة تتعلق بدخولها فيتعلق السفر بالخروج عنها. و فيه الأثر عن علي رضي الله عنه، لو جاوزنا هذا الخص لقصرنا "ترجمہ: اور مسافر جب شہر کے گھروں سے نکل جائے، تو وہ دو رکعت پڑھے گا، کیونکہ اقامت کا تعلق شہر کے گھروں میں داخل ہونے سے ہوتا ہے، تو سفر کا تعلق ان گھروں سے نکل جانے سے ہوگا، اور اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایک اثر وارد ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر ہم اس خص (بانس سے بنے ہوئے گھر) سے آگے نکل جائیں، تو ہم قصر کریں گے۔

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری روایت مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے یوں لکھی ہے: "روى ابن أبي شيبة عن علي رضي الله عنه أنه خرج من البصرة فصلى الظهر أربعا ثم قال: إنا لو جاوزنا هذا الخص لصلينا ركعتين. "ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بصرہ سے نکلے، اور ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی، پھر فرمایا: اگر ہم اس خص (بانس سے بنائے ہوئے گھر) سے آگے نکل جائیں، تو ہم قصر کریں گے۔ (فتح القدیر، جلد 2، صفحہ 31، 32، 33، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا: "زید اپنے وطن سے ستر یا اسی کوس کے فاصلے پر کسی شہر میں ملازم ہے، وہاں سے سال دو سال کے بعد آٹھ دس روز کے واسطے اپنے مکان پر آیا اور پھر چلا گیا اس آمد و رفت میں اس کو نماز قصر پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟"

اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "جب وہاں سے بقصدِ وطن چلے اور وہاں کی آبادی سے باہر نکل آئے اس وقت سے جب تک اپنے شہر کی آبادی میں داخل نہ ہو قصر کرے گا، جب اپنے وطن کی آبادی میں آگیا، قصر جاتا رہا، جب تک یہاں رہے گا، اگرچہ ایک ہی ساعت، قصر نہ کرسکے گا کہ وطن میں کچھ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ضرور نہیں، پھر جب وطن سے اُس شہر کے قصد پر چلا اور وطن کی آبادی سے باہر نکل گیا اس وقت سے قصر واجب ہوگیا، راستے بھر تو قصر کرے گا ہی اور اگر اُس شہر میں پہنچ کر اس بار پندرہ روز یا زیادہ قیام کا ارادہ نہیں، بلکہ پندرہ دن سے کم میں واپس آنے یا وہاں سے اور کہیں جانے کا قصد ہے، تو وہاں جب تک ٹھہرے گا اس قیام میں بھی قصر ہی کرے گا اور اگر وہاں اقامت کا ارادہ ہے، تو صرف راستہ بھر قصر کرے، جب اس شہر کی آبادی میں داخل ہو گا قصر جاتا رہے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ258، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5447

تاریخ اجراء : 12 ربیع الآخر 1448ھ/24 ستمبر 2026ء